سوال نمبر ۵ :-

یوم جزا و سزا کے اسلامی تصور کی وضاحت کریں - انسانی زندگی پر اسکے اثرات -

جواب :-

اسلام میں قیامت اور روزِ جزا خاص اہمیت کا حامل ہیں - یہ عقیدہ کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائیں جائیں اور انکے اعمال کا حساب کیا جائے گا- جس شخص کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے اسے جنت جبکہ جس کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے اُسے جہنم میں ڈالا جائے گا- جنت اور جہنم کا دارومدار انسان کے دنیاوی اعمال پر ہے- اور انسان ہمیشہ اسی میں رہے گا-

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(اقبالؒ)

تصورِ جنت :-

قرآن کے مطابق جنت ایک ایسی جگہ ہے جس میں آرام، سکون اور

آسائشیں میسر ہوں گے۔ انسان جو خواہش کرے گا وہ خواہش عین موقع پر پوری ہو گی۔ کوئی بھی دکھ اور درد انسان کے قریب نہ بھٹکے گا۔

جہنم کا تصور:-

قرآن کے مطابق جہنم ایک ایسی دردناک اور عبرت والی جگہ جہاں گنہگاروں کو ڈالا جائے گا۔ آگ اس کا ایندھن ہوگی۔ اور ہر طرح کی سزائیں دی جائیں گی۔ گنہگار جزا و سزا کے بعد ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

- آخرت میں عمل نیک ہی کام آئیں گے
پیش ہے تجھ کو سفر زادِ راہ پیدا کر

روزِ جزا و سزا کے انسانی زندگی پر اثرات

انسان کی دنیاوی زندگی روزِ جزا و سزا سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ اس کے اثرات درج ذیل ہیں:

منفی کاموں سے اجتناب:-

جب انسان روزِ قیامت پر ایمان

لاتا ہے۔ تو اس کا ذہن جہنم کے دردناک انجام سے واقف ہو جاتا ہے۔ انسان پوری کوشش کرتا ہے کہ برے اعمال سے بچا رہے۔ اور نیک کام کرے جس سے آخرت میں انھیں فائدہ ہو۔

ایمان داری :-

مسلمان اپنے دنیاوی کاموں میں ایمان داری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہو ہے اس کے تمام اعمال نامۂ اعمال میں مسلسل لکھے جا رہے ہیں۔

جب بھی بات ہو ضمیر کے سودے کی
قائم رہو حسین کے انکار کی طرح

جھوٹ سے اجتناب :-

روز قیامت پر ایمان رکھنے والا شخص جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مومن کو جھوٹ سے منع کیا گیا ہے۔ اور جھوٹ بول کر وہ اپنے اعمال کو متقی نہیں بنانا چاہتا ہے۔

فساد سے پرہیز :-

ایسا انسان زمین پر قتل و غارت اور فساد سے پرہیز کرتا ہے - اسلام ان سب کی سختی سے ممانعت ہے - یہ سب گناہ ہے - مسلمان ہمیشہ خوف میں رہتا ہے کہ فساد پھیلا کر اللہ کی ناپسندیدگی کا باعث نہ بنے -

ارشاد باری :

واللہ لا یحب الفساد

ترجمہ :-

" اور اللہ فساد پھیلانے والے کو پسند نہیں کرتا - "

سود سے پرہیز :-

روزِ قیامت پر صدق دل سے ایمان رکھنے والا شخص سود سے پرہیز کرتا ہے - سود ایک معاشی برائی ہے - یہ ایک لعنت ہے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے - جب انسان سود سے بچتا ہے تو اس معاشرہ کا نظام اچھی طرح سے چلتا ہے -

نماز کی پابندی :-

روزِ قیامت انسان میں عبادات اور بنیادی ارکان کی پابندی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ نماز بالخصوص اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ واحد چیز ہے جو مومن کو کافر سے مختلف بناتی ہے۔ اور واضح فرق پیدا کرتی ہے۔ انسان نماز قائم کرتا ہے تاکہ جنت کو حاصل کر سکے۔

امن اور خوشحالی کی فضاء :-

جب تمام (زیادہ تر) لوگ (مسلمان) روزِ قیامت سے ڈرتے ہیں تو ان میں آخرت کے لئے نیک اعمال کرنے کی خواہش پروان چڑھتی - مسلمان نفس کی خواہشات سے باز رہتا ہے - اخلاقی قدروں کی پاسداری کرتا ہے - ان سے اوصاف سے ہر ماحول خوشگوار ہو جاتا ہے -

آخرت میں اعمال نیک ہی کام آئیں گے

مسافر شب میں اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

سوال نمبر ۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ اور صدقات کا نظام بیان کریں ۔ امت مسلمہ پر اس کے اثرات ۔

جواب :۔

زکوٰۃ اسلام کا چوتھا اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ معاشرے میں پیسے کی کے پھیلاؤ کو یقینی بناتا ہے۔ اس سے مال پاک ہوتا ہے۔ اس سے پیسہ صرف مال دار کے پاس نہیں رہتا بلکہ ہر طبقے میں گردش کرتا ہے ۔

زکوٰۃ کا نصاب :۔

(i) سونے اور چاندی کا نصاب :۔

اسلام میں سونا ساڑھے باون تولے اور چاندی ساڑھے سات تولہ ہو تو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے ۔ زکوٰۃ کی شرح (2½) ہے ۔

(ii) مال کا نصاب :۔

اگر مال اور پیسے کی مکمل قیمت ساڑھے سات تولے سونے یا ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو تو (2½) زکوٰۃ فرض ہوتی ہے ۔

مویشی پر نصاب :-

اونٹ (5 عدد)

بیل، گائے، بھینس (30 عدد)

بکری (40 عدد)

مصارفِ زکوٰۃ :-

مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

غربا :-

زکوٰۃ ایسے لوگوں پر فرض ہے۔ جو غریب ہوں اور اپنی ضروریاتِ زندگی پوری نہ کر سکتے ہوں۔ غربا کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

مساکین :-

وہ لوگ جو تنگ دست ہوں۔ مگر سفید پوش ہوں۔ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں ان کو زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

عاملین :-

وہ لوگ جو زکوٰۃ کی رقم اکٹھی کریں ~~امیران کا پاس پیسہ~~ ہو ان کو تنخواہ اسی زکوٰۃ میں سے دی جائے گی۔

مؤلفۃ القلوب :-

وہ غیر مسلم جو نئے نئے دین اسلام میں داخل ہوئے ہوں۔ چاہے غریب ہوں یا امیر ان کو دیا جاتا ہے۔

غلاموں کی آزادی :-

غلاموں کو آزاد کروانے کے لئے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

غارمین :-

وہ لوگ جو مقروض ہوں۔ اور قرض اتارنے کے لئے پیسہ نہ ہوں۔

فی سبیل اللہ :-

وہ لوگ جو دین کی تبلیغ میں مشغول ہوں۔ اور پیسے کمانے کا وقت نہ ہو۔

ابنِ سبیل :-

وہ لوگ جو حالت سفر میں رہوں۔ اور مالی حالت اچھی نہ ہو۔ زکوٰۃ کے حقدار ہیں۔

زکوٰۃ کی شرائط :-

1 - زکوٰۃ صرف مسلمانوں کو دینا جائز ہے۔
2 - زکوٰۃ دے کر اعلان کرنے کی ممانعت ہے۔
3 - زکوٰۃ صرف مصارفِ زکوٰۃ کو دی جا سکتی ہے۔
4 - زکوٰۃ کی رقم حلال طریقے سے کمائی گئی ہو۔
5 - زکوٰۃ پیسے کے طور پر دی جائے۔